

## 300983-روزانہ ایک سوار تسبیح کرنے کی فضیلت

### سوال

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے؟ کہ : (کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے بھی عاجز رہ سکتا ہے؟) تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا: کیسے ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کما سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایک سوار بس جان اللہ کے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی دی جائیں گی یا ایک ہزار گناہ مٹا دئیے جائیں گے) جبکہ ایک اور روایت میں ہے کہ : (اس کی ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ایک ہزار برا بیاں مٹا دی جائیں گی) تو اگر انسان اس سے بھی زیادہ عمل کرے تو کیا اس کا اجر بھی زیادہ لکھا جائے گا، مثلاً: ایک شخص ایک ہزار بار بس جان اللہ کہتا ہے تو کیا اس کی دس ہزار نیکیاں ہوں گی؟

### پسندیدہ جواب

ذکورہ حدیث صحیح ہے، اسے امام مسلم نے صحیح مسلم (2698) میں سیدنا مصعب بن سعد بن ابو وقاص سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتلیا کہ: "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا: (کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے بھی عاجز رہ سکتا ہے؟) تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا: کیسے ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کما سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (سوار بس جان اللہ کے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی دی جائیں گی یا ایک ہزار گناہ مٹا دئیے جائیں گے)

امام نووی رحمہ اللہ "الذکار" (ص 53) میں کہتے ہیں :  
"امام الحافظ ابو عبد اللہ حمیدی کہتے ہیں : صحیح مسلم کے تمام تر نسخوں میں عربی لفظ: "اویسٹ" ہے، جبکہ بر قافی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: شعبہ، ابو عوانہ، میکی القطان نے صحیح مسلم کے راوی موسی سے یہی الفاظ "اویسٹ" بیان کیے ہیں، یعنی الف کے بغیر۔ [پہلے الفاظ کے مطابق ہزار نیکیاں یا ایک ہزار گناہ مٹا دئیں جائیں گے، جبکہ دوسرے الفاظ کے مطابق دونوں اجر ملیں گے۔ مترجم]

جبکہ عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ :  
"میرے والد کہتے ہیں : ابن نمیر نے بھی "اویسٹ" کے الفاظ بیان کیے ہیں اسی طرح یعنی [نامی راوی] نے بھی یہی الفاظ روایت کیے ہیں" مزید تفصیلات کے لئے موسسه الرسالہ سے طبع ہونے والا نسخہ "مسند احمد" (133/3) دیکھیں۔

امام ترمذی (3463) نے اس حدیث کو "اویسٹ" کے الفاظ سے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

نیز ملا علی القاری رحمہ اللہ "مرقاۃ المفایع" (4/1594) میں لکھتے ہیں کہ :  
"پوچکہ ایک نیکی کا اجر دس گناہ زیادہ ہوتا ہے، اور یہ قرآن کریم میں وعدہ شدہ کم ترین اضافہ ہے، جیسے کہ قرآن کریم میں ہے کہ: {مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَمَّا عَفَّتْ أَنْشَأَهَا}. ترجمہ: جو نیکی لائے تو اس کے لئے نیکی سے دس گناہ زیادہ اجر ہے۔ [الآنعام: 160]، ایک اور مقام پر فرمایا: «وَاللَّهُ يُفَعِّلُ مَا يَفْعَلُ» ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر عطا کرے۔ [البقرۃ: 261] اسی میں حدود حرم میں کی ہوئی نیکی کا ثواب ہے کہ وہ ایک لاکھ گناہ زیادہ اجر رکھتی ہے۔ حدیث کے الفاظ: (یا اس سے ہزار گناہ مٹا دئیے جاتے ہیں) کا مطلب یہ ہے کہ صغیر یا کبیرہ گناہ اللہ کی مشیت سے معاف کر دئیے جاتے ہیں۔ "نتم شد

اس بنابر اگر کوئی شخص سوبار سے زیادہ سبیع پڑھتا ہے تو اضافے پر بھی اسے اتنا بھی اجر ملے گا، کیونکہ ایک نیکی کا اجر دس گناہ کر دیا جاتا ہے، اگر کسی نے اللہ کی ہزار بار سبیع بیان کی تو اسے دس ہزار نیکیوں کا اجر ملے گا، اگر کوئی اس سے بھی زیادہ بار سبیع بیان کرتا ہے تو اسی نتیجے سے اسے اضافی اجر بھی دیا جائے گا، اللہ کا فضل بہت وسیع ہے۔

اس سے متعلق قریب ترین ایک حدیث صحیح مخاری: (3293) اور مسلم: (2691) میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُدَّةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْكَلَافُ وَلَهُ الْحُكْمُ، وَبِنُو عَلِيٍّ لَّغُلَمَ شَنِيْقَرِيْر﴾] [ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی پادشاہی ہے اور اس کے لئے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔] ایک دن میں سوبار کے تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور یہ کلمات اس کے لئے اس دن شام تک شیطان سے تحفظ کا باعث بھی ہوں گے، نیز کوئی بھی اس شخص سے افضل عمل نہیں لاسکے گا، الا کہ کوئی اس سے بھی زیادہ بار ان کلمات کو پڑھ لے)

اسی طرح صحیح مسلم: (2692) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص سبیع اور شام کے وقت سوبار: «بُجَانَ الظُّرُفَ كَجَرِوْ») [ترجمہ: اپنی حمد کے ساتھ اللہ پاک ہے] کہتا ہے تو کوئی بھی روزِ قیامت اس سے افضل عمل نہیں لاسکے گا، الا کہ کوئی اتنی ہی مقدار میں یہ ذکر کہے یا اس سے زیادہ بار کئے۔

تو ان دونوں روایات میں صراحة ہے کہ مذکورہ عدد سے زیادہ جس نے بھی اسے پڑھا تو سوکی تعداد پر اکتفا کرنے والے سے افضل ہو گا، چنانچہ اگر کوئی ایک دن میں دو صد، یا تین صد بار پڑھتا ہے، یا اس بھی زیادہ بار پڑھتا ہے تو اللہ کے ہاں اسی کے مطابق زیادہ اجر و ثواب ہو گا، کیونکہ اللہ کا فضل واسع ہے۔

واللہ اعلم